جموں وکشمیر میں آزادی کے بعد اردو صحافت

ڈاکٹر نصرت بانو
اوڑی بارہمولہ، جموں کشمیر

آزادی کے بعد جموں وکشمیر جس بحرانی دور کا شکار ہوئی، اس کے اثرات صحافت پر بھی مرتب ہوے، لہذا ۱۹۴۷ء کے بعد اخبارات نکلتے اور بند ہوتے رہے، نئے اخباروں میں ''نو یگ'' شامل ہے جو ایل این تکو کی ادارت میں ہفت روزہ کی حیثیت سے شروع ہوا تھا لیکن قبائلی حمہ سے پیدا شدہ صورتِ حال مین عوام کو حالات وواقعات سے باخبر کرنے کے لیے اسے روزنامہ میں تبدیل کر دیا گیا، یہ اخبار ۱۹۵۰ء تک باقاعدگی کے ساتھ نکلتا رہا۔ اس عرصہ میں کانگریس کے ترجمان کی حیثیت سے ''خدمت'' بھی شروع ہوا ہفت روزہ ''رنبیر'' جموں وکشمیر کے اہم اخبارات میں شمار ہوتا ہے۔ صحافی عارف عزیز کی تحقیق کے مطابق:

''اسے مہاراجہ کا حامی تصور کیا جاتا تھا، مہاراجہ کے کئی اقدامات کی اِس نے کھل کر تعریف کی لیکن ان کے غیر جمہوری کاموں پر تنقید کرنے سے بھی باز نہیں رہا، بلکہ ریاست میں ایک جمہوری حکومت کے قیام نیز ہندوستان سے اس کے الحاق کی مسلسل وکالت پر اخبار کا پورہ زور صرف ہوا، جب دیوان رام چند کاک کی قیادت میں کشمیر کو آزاد اور کچھ پہاڑی علاقوں سے ملا کر ایک وسیع تر ریاست بنانے کا تصور پیش ہوا تو ''رنبیر'' نے اس کی شدید مخالفت کی، جس کی سزا کے طور پر جون ۱۹۴۷ء میں کوئی وجہ بتائے بغیر اس کی اشاعت بند کر دی گئی، دو ماہ بعد ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو جب ملک آزاد ہوا تو اس کی اشاعت بحال ہوئی، یہ ایک تاریخی اخبار تھا''۔

جموں وکشمیر میں پریس کی آزادی تحریک حریت کی دین ہے، آزادی کے بعد صحیح معنوں میں یہاں اردو کو فروغ حاصل ہوا کیونکہ یہ ہندوستان کی واحد ریاست ہے جہاں کی سرکاری زبان

اردو ہے۔ پچانوے فیصد اخبارات اردو میں شائع ہوئے۔ نندلال واتل اپنے تحقیقی مضمون میں آزادی کے بعد جموں وکشمیر کی اردو صحافت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''۱۹۴۷ءاور ۱۹۶۷ء کے درمیانی وقفہ میں جموں اور سرینگر سے کئی نئے اخبارات جاری ہوئے جن میں سے چند زندہ ہیں، باقی کسی نہ کسی وجہ سے بند ہو گئے۔ ۱۹۴۸ء میں جموں سے ''نیا کشمیر'' نام کا ہفتہ وار اخبار جاری ہوا، مرحوم سید نذیر حسن سمنانی اس کے بانی اور ایڈیٹر تھے، یہ اخبار بھی بند ہو گیا، وید گپتا نے اخبار ''سویرا'' جاری کیا جو ۱۹۵۳ء تک جاری رہا۔ ''دیش سیوک'' گنگا ناتھ نے جاری کیا، لیکن اس کی عمر بھی محدود رہی۔ اس کے علاوہ مختلف اوقات میں کئی اردو اخبار جن میں ''نیا سماج''، ''لوک راج''، ''انقلاب''، ''نوائے قوم''، ''اجالا''، ''شیر ڈاگر''، ''جے سودیش''، ''مساوات''، ''خورشید''، ''دیپک''، ''چاند''، ''حقیقت''، ''چٹان''، ''شاردا''، ''پنتھ سیوک''، ''اکال یودھا''، لوک سندیش''، ''جموں پتریکا''، ''سنگم''، ''سندیش''، ''قومی آواز''، ''اجالا''، ''چاند''، باقاعدگی سے شائع ہوتے رہے۔ جموں میں اس وقت تقریباً ایک درجن روزانہ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار اخباروں کو ملا کر ان کی تعداد تقریباً ۷۵ ہے اور سب سے پرانا اخبار روزنامہ ''خدمت'' ہے جو جموں و کشمیر پردیش کانگریس کا ترجمان ہے۔ دوسرے روزنامہ اخباروں میں ''آفتاب''، ''سرینگر ٹائمز''، ''ہمدرد''، ''سری نگر ایکسپریس''، ''مارننگ نیوز'' ''دلیر''، ''زمیندار''، ''مارننگ ٹائمز''، ''نوائے صبح''، ''آئینہ''، ''نوجیون'' وغیرہ شامل ہیں۔ ہفتہ وار اخباروں کی تعداد بھی کافی بڑی ہے۔

ایک ''نوائے صبح'' اور دوسرا ''مارتنڈ'' سری نگر سے آفسیٹ پر چھپتے ہیں اور گیٹ اپ کے لحاظ سے ملک کے دوسرے اچھے اخباروں کے ہم پلہ ہیں۔ اگر چہ دوسرے روزناموں کی طرح اِس مین بھی زیادہ تر جموں وکشمیر سے متعلق خبریں ہی شائع ہوتی ہیں تاہم یہ ملک کی عوخبر رساں ایجنسیوں پی ٹی آئی سے بھی خبریں حاصل کرتے ہیں اور ان کے دفتروں میں ٹیلی پرنٹر لگے ہیں، باقی اخبارات بدستور لیتھو مشینوں پر چھپتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی: آزادی کے بعد جموں وکشمیر میں اردو صحافت روبہ ترقی ہے''۔

آخر میں سرینگر سے شائع ہونے والے دو اہم اخبارات کا ذکر ضروری ہے جو طویل عرصہ سے شائع ہو رہے ہیں۔ پہلا ہفت روزہ ''رہبر'' ۱۹۳۲ء سے نکل رہا ہے، اس کے بانی مرحوم

خواجہ غلام محی الدین رہبر ہیں۔ اِسے ہندوستان کا سب سے قدیم اخبار قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا لیکن درمیان میں کئی سال بند رہ کر ۱۹۶۴ء میں اِسے دوبارہ شروع کیا گیا، فی الحال محی الدین، رہبر ''نکال رہے ہیں۔ دوسرا روزنامہ ''روشنی'' ہے، یہ اخبار ۱۹۴۲ء سے نکل رہا ہے، اس طرح اپنی اشاعت کے ۷۷ سال مکمل کرنے والا ہے، روزنامہ ''روشنی'' سری نگر کے بانی اور ایڈیٹر عزیز کشمیری ہیں جب کہ پرنٹر پبلیشر زیڈ اے شورا اور ایگزیکٹو ایڈیٹر این احمد ہیں، معتدل پالیسی پر گامزن اس اخبار نے ۱۹۵۳ء کے بعد ''رسول نمبر'' اور ''حضرت عیسیٰ'' نمبر نکالے جو کافی مقبول ہوئے۔

بحیثیت مجموعی ریاست جموں وکشمیر اردو اخبار کی تعداد اشاعت کے لحاظ سے پورے ہندوستان کی پیش رو ریاست ہے، آزادی کے بعد اس ریاست نے پنڈت پریم ناتھ بزاز، مولانا محمد سعید مسعودی، پنڈت کشپ بندھو اور شمیم احمد جیسے صحافی اردو دنیا کو دیے، خاص طور پر شمیم احمد کی ادارت میں ''آئینہ'' جو پہلے ہفت روزہ تھا، بعد میں روزنامہ ہوا، عوام میں اِس اخبار نے کافی مقبولیت حاصل کی، شمیم مرحوم جموں وکشمیر اسمبلی کے ممبر ہی نہیں بنے، پارلیمنٹ میں بھی انھوں نے اپنی ریاست کی نمائندگی کا فرض ادا کیا۔ ان کی تحریروں نے ''آئینہ'' کو وسیع حلقے میں مقبول بنا دیا تھا۔ افسوس کہ شمیم صاحب کے بعد یہ جاری نہ رہ سکا۔ ۱۹۷۰ء کے آس پاس جو نئے اخبارات جاری ہوئے ان میں غلام نبی خیال کا ''اقبال'' رشید تاثیر کا ہفتہ روزہ ''محافظ'' عبدالرحمٰن آزاد کا ''چشمہ''، طاہر ہمدانی کا ہفت روزہ ''نیا دور''، فاروق انزانی کا ''انڈین ٹائمز'' بشیر نوشاہ کا ''مارننگ ٹائمز''، عبدالرحمٰن میر کا ''سری نگر ایکسپریس''، نذیر احمد کا ''جہلم'' قابل ذکر ہیں۔

☆☆☆